جلد ۱۲ | بمبئی یوم دوشنبہ ۲۰ شعبان المعظم ۱۳۲۵ھ مطابق ۷ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء | نمبر ۳۰

مقدمۂ الجیش

بنگالیوں کا طوفان

کلکتہ کے بنگالی جاہ شناس آخر اپنے جوش کے اسپرٹ کو قابو میں نہ رکھ سکے۔ اصل تو یہ ہے کہ پھوڑی میں جب ابھر جاتا ہے تو وہ پھوٹے بغیر نہیں رہتا۔ بنگالیوں کی دھما چوکڑی جیسی نہیں تھی [illegible] اسکے کہ سر کرلی ہے سرکشی کر [illegible] بھاگتے گئے۔ اور آخر [illegible] ہوکر [illegible] طرف سے غدر کی بنیاد ڈالدی دو تین روز پہلے کلکتہ کے بازاروں میں [illegible] نے سناٹا ڈال دیا۔ اور پولیس پر وہ پتھراؤ کیا کہ ایک دفعہ تو وہ بھی [illegible] ابتدا اس شورش کی اسطرح ہوئی کہ بنگالیوں نے

ایک جلسہ

کیا جسکی نگرانی کیلئے پولیس کافی تعداد میں تھی۔ بنگالی نوجوانوں کے ہاتھوں میں ڈنڈے تھے۔ اور پولیس بھی [illegible] ہوئے تھی۔ افسر باقاعدہ مسلح تھے بنگالی اخبارات کا بیان ہے کہ ابتدا پولیس کی طرف سے ہوئی جلسہ کا رنگ بندھا ہی تھا کہ پولیس برس پڑی۔ پولیس کا بیان ہے کہ بنگالیوں نے یوروپین افسروں پر پتھراؤ کیا۔ اور پھر ڈنڈے بازی شروع کر دی بہرحال کچھ بھی ہوا ہو۔ گھما گھمی [illegible] بنگالی نوجوان آمادہ [illegible] تھے۔ دو مرتبہ انھوں نے بازار لوٹ لیا۔ پولیس پر پتھراؤ کیا اور [illegible]

امراؤ بیگم کو کوئی سلیمان لے اوڑا

طوفان بدتمیزی کے عنوان سے جو نوٹ گذشتہ ہفتہ لکھا گیا تھا اسکی کیفیت کے لوگ منتظر تھے گو کہ ہمنے اس ہفتہ کا وعدہ کیا تھا مگر [illegible] کہ ہم حسب منشا مسالہ بہم نہ پہنچا سکے ہمنے یہ چاہا تھا کہ عاشق و معشوق کا فوٹو [illegible] میں دیا جائے۔ ایک فوٹو تو ہمارے ہاتھ آگیا ہے ایک رہگیا ہے۔ ایک [illegible] دقت پڑ گئی کہ ہمارے جاسوس تاک میں لگے ہوئے ہیں [illegible] فوٹو لیکر چھوڑینگے۔ اس ہفتہ صرف اتنا بتلاتے ہیں کہ [illegible] کسی نے کسی کے چونا لگانا چاہا مگر خود [illegible] [illegible]

مقبہ صاحبکی بے انام عطیات

بمبئی کی اسلامی قوم کے بیرونشن پی چسن صاحب مقبہ کی فیاضیون سے کون واقف نہین مگر افسوس ہے کہ بعض کوتاہ اندیش اوسکو دیکھیکر اور وہ بتاتے ہین۔ چنانچہ اس ہفتہ اکثر لوگون مین چند آدمیون کی چہگیریان ہمنے اپنے کانون سے سنین جو مقبہ صاحبکی فیاضی پر منبہ آ رہے تھے۔ ان لیکہ اسلامی دفتر مین مرسول ہوا جسکا ماحصل یہ ہے کہ مقبہ صاحب ناموری کی غرض سے قومی اعانت کے لئے رقم تو مقرر کردیتے ہین مگر جب دیکھتے ہین کہ شکریون کی بھرمار ہوچکی تعریفی مضامین شائع ہوچکے تو پھر رخ بدل جاتے ہین وغیرہ وغیرہ۔ اسلامہ شائع کرکے اس قصہ کو طول دینے کے بدلے ہم زیادہ مناسب سمجھتے ہین کہ نامہ نگار صاحب کی تسکین کردین مقبہ صاحبکی شہرت پرستی ثابت کرنے کے لئے بڑا حوالہ انجمن اسلامیہ کے عطیات کا دیا گیا ہے۔ یہ تو صحیح ہے کہ مقبہ صاحبکو ان عطیات کے جاری رکھنے مین عذر ہے۔ مگر اوسکی وجہ بھی تو معلوم کرنی چاہئے بات یہ ہے کہ نہ تو عدے کے موافق بڑا ہی شکر کا اصول قائم کیا اور نہ بنیاد سنگ کے لئے کوئی سند یا قطعہ اوستاد رکھا گیا باوجود اسلئے کہ مقبہ صاحب نے کئی مرتبہ یاد دلائی بہی کی کہ اپنے وعدہ کو پورا کرو۔ پھر بھی عمل درآمد نہ کیا گیا اور حیلہ بہانہ کرکے ٹالدیا گیا پھر مقبہ صاحبکو کیا ضرورت پڑی تھی کہ بغیر صرف قبول کرنے اس رقم کو دو اور کسی نتیجہ خیز خرچ کر ہنگے نامہ نگار صاحب کو زیادہ قومی کام مین ...

مقبہ صاحب علم دوست ہین

اور سچے دل سے مسلمانون کی فلاح و بہبود کے خواستگار کئی اسلامی مدرسے جاری ہین کے وہ بزرگوار مرحوم و مغفور کی یادگار ہین وہ بدستور قائم ہین بلکہ اور بھی دو مدرسے جو یہ مقبہ صاحب نے قائم کرائے۔ اگر بقول نامہ نگار صاحب کے محض شہرت پسندی ایسے کامون کی طرف متوجہ کرتی تو ایک مدرسہ کا قیام نہ ہوتا۔ مقبہ صاحبکے علم دوست ہونے کا اور ثبوت یہ ہے کہ وہ اخبار نویسی سے خاص دلچسپی رکھتے ہین۔ کئی اسلامی اخبارون کی اونہون نے مدد کی۔ جب سال ہوئے اونہون نے ایک اخبار کا سو روپیہ سالانہ مقرر کیا۔ مگر جب دیکھا کہ وہ پرچہ بے فرض منصبی ادا کرنے کی قابلیت نہیں رکھتا اور گرگٹ سے رنگ بدلتا رہتا ہے تو انہون نے بھی ہاتھ کھینچ لیا۔ پنجاب کے لئے بغیر کسی کی تحریک کے دو روپیہ سالانہ مقرر کیا۔ اور یہ وعدہ کیا کہ اسکی حالت اچھی ثابت ہوگی تو اس عطیہ مین اضافہ کردیا جائیگا۔ چنانچہ جب اوس پرچہ پنجاب کی عظمت و وقعت اور اوسکا استقلال ثابت ہوگیا تو خود بخود اونہون نے دو اسکے ۱۰ کردئے۔ حالانکہ ہمنے کبھی خاص طور پر اس عطیہ کا شکریہ ادا کیا نہ خوشامدی اخبار کی طرح تعریف مین مبالغہ آرائی کی۔ مگر مقبہ صاحبکو کبھی شکایت نہوئی اور نہ انکے التفات مین کمی ہوئی اگر وہ شہرت طلب خوشامد پسند ہوتے تو ضرور شکایت ہوجاتی اسکے علاوہ انہون نے اور ایک جدید اخبار کی سرپرستی قبول فرمائی ہے اور ۱۰ روپیہ سالانہ مقرر کردیا ہو اگر وہ اخبار ٹھیک وقت پر شائع ہوتا رہا اور فیاضی ...

پوران کا بدلہ قرآن سے

وہ جو لکھتے ہین کمیسالی لی کہا تو جے۔ علاوہ ستارا مین ایک پنڈت جی کی تھا ... گئی۔ تو ایک بڑا سبب تھا گوشت کے اٹک گئی۔ جو ترش تعصب شعلہ نے بھڑکا کر اوسکو اندھا کردیا۔ قرآن پر حملہ کر بیٹھا یہ مین سراسر گورنمنٹ کے خلاف بھی ہوا ہے۔ اسکا کیون نہین بندش ہیجاتی ... کا کرنا معقول دفعیہ ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ وہ پورانون کے پورانے واقعات کی سنجیدگی ثابت کرکے گورنمنٹ کا شکوہ رفع کرتا۔ قرآن پاک کی ورق گردانی سے اوسے کیا ملیگا۔ اور اسکی کیا تمیز ہو سکتی ہے کہ کون آیت کسکی ناسخ ہے۔ اور کون حکم عام ہے اور کون خاص۔ علاوہ ازین پہلے وہ یہ تو ثابت کرے کہ اسلامی دائرہ گورنمنٹ کے خلاف کب مسلمانون کو ابھارتے ہین۔ گورنمنٹ کو نہ قرآن پر اعتراض ہے اور نہ پوران پر۔ اوسے تو اس سے مطلب ہے۔ کہ کوئی لفظ کوئی کہتا کوئی لکھا ایسا نہو جس سے رعایا مین اشتعال پیدا ہو۔ ہمکو امید ہے کہ در پردہ وہین راجپوت اپنے حدید گریبان مین منہ ڈالکر انصاف کریگا جسقدر آیات مین صاف طور پر یہ ارشاد دیا گیا ہو کہ جہاد کرنے والون کو اللہ دوست نہین رکھتا وہ قرآن شورش انگیز ہے۔ یا وہ پوران جسکا ایک فقرہ فقرہ سے تعصب ٹپکتا ہے۔ اور اوسکا ظاہر منشا یہ ہے کہ بے جو دکھ دینا مین اور کسیکا وجود ہی نہ رہے ... آجکل آریہ سماج کی کوشش ... مین ...

ہوا جانے لُہار جانے

ہم کو ان مسلمانوں سے زیادہ ہندوؤں پر بے حد افسوس ہوتا ہے جو روز بروز بڑھتے جاتے ہیں۔ اور ابھی تک ہر ہی کو ہائی اور لوٹ کھسوٹ کرتے ہیں۔ وہ واجبات انہیں اپنے دل میں سمجھتے ہوئے گے کہ گورنمنٹ ہندوؤں سے ناراض ہے۔ تو صرف لوٹ کھسوٹ اور ٹھکانے لگاویں۔ گورنمنٹ [illegible] بڑے ہی بہت مشغول ہیں۔ گورنمنٹ اگر ناراض ہے تو اون ہندوؤں سے جن کی شورش انگیزی ثابت ہو چکی ہے۔ نہ کہ تمام ہندوستان کے ہندوؤں سے۔ اور اگر وہ [illegible] ہیں تو تم بھی سر کو اپنے دانے اور [illegible] کرنے والے کو ہی [illegible] جانے لوہار جانے۔ جو ہگل کمائے گا۔ اوگاث بھگتے گا۔ تم خاموشی کے ساتھ اپنی خیر منائے جاؤ۔ اور وفادار ہیں ثابت کر کے گورنمنٹ کو یقین دلادو کہ مسلمانوں کی جانب سے تا حشر کبھی [illegible] ہیں۔

گورنمنٹ اور ہندو کی چپقلش سے خود فائدہ اوٹھانا اور سرکار [illegible] بد خواہی کا دم بھرنا بڑی حماقت شعاری ہے گورنمنٹ اگر اپنی رعایا کے کسی حصہ سے ناراض ہو تو وہ کبھی نہ چاہے گی کہ دوسرا وفادار رعایا اسکو لوٹ لے۔ اگر اسکو اسوقت اوسکی بربادی مقصود ہی ہو تو وہ خود ہی لوٹ کر اپنا گھر نہ بھرلے دوسروں سے کیوں لٹوائے مسلمانوں نرا [illegible] بھی سمجھ نہیں ہے اسکا خمیازہ تو وفادار [illegible]

تری آواز مکّے اور مدینے

کوئی کیسا ہی ناسخ ہو یا ناجائز کسی نسبت کہیں ہوتی ہے تو وہ کبھی نہ کبھی الہام روحانی وا فنانی ربانی کا مستحق ضرور ٹھہرتا ہے۔ اسی یقین پر ہم یہ ماننے پر مجبور ہیں کہ گوہر جان مقتدر ہیں جن کے شائقین بہت پکاری جائینگی اور اس خیال کی بڑی دلیل یہ ہے کہ ہمنے جب یہ سنا کہ گوہر جان نے ایک جلسہ کی آمدنی حجاز ریلوے کی نذر کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ تو ہم بڑی کشمکش مین پڑے کہ اس بات کا یقین شرع تو یہ کہتی ہے کہ ایسے پیسے کو ہاتھ نہ لگاؤ مصلحت یہ کہتی ہے کہ رد مین روا باشد جہاں ہزاروں سودی روپئے کھپ رہے ہیں ہزار دو ہزار یہ بھی سہی۔ غرض یہ کہ عنوان آفرین طبیعت مخمصے مین پڑ گئی۔ پیچھا دہی کی گرہ خود ہی جو سمجھ سکے حیوان یہ منحصر ہے اسکئے پیچیدہ معاملات مین اسکا شغلانہ خوض سے کام لے کر گرہ کہی لکھی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر ایسی سرخیان پیشین گوئی کا کام دیتی ہین۔

ناظرین کو یاد ہوگا کہ جب یہان ختنے کا جھگڑا عدالت مین پہونچا تھا تو ہمنے اولٹ پھیر کے ساتھ یہ سرخی قائم کر دی تھی کہ "قانون شکنیے رہائی ناممکن ہے" اسکا ظہور لوگون نے دیکھ ہی لیا۔ اور اسکے بعد مولوی عبد الودود صاحب جو

دو سو کی ضمانت

پر رہا ہونے تھے۔ تو اونکے اپیل کی سرخی تاریخ لکھی تھی۔ اور اوس مین صرف دو سو کا لقب کیا تھا۔ اور اسکا ظہور بھی لوگان نے دیکھ لیا کہ سزائے قید اور جرمانہ کی بہت بڑی رقم معاف ہو کر صرف دو سو روپئے کا جرمانہ قائم رہا۔ غرض یہ کہ جب کوئی اہم معاملہ ہوتا ہے تو ہم بدولت مراقبہ کرتے ہین۔ اوس حالت مین بطور الہام کے کوئی فقرہ ایسا ٹپک پڑتا ہے کہ لفظی۔ معنوی۔ ظاہری۔ باطنی کسی نہ کسی نسبت سے وہ فقرہ پیشینگوئی کا کام دیتا ہے چنانچہ بی گوہر جان کے متعلق بھی ہمکو مراقبہ کی ضرورت پڑی واقعت کچھ ہی تھے جونہ ور لگایا تو پہلے ہی جھلک مین حضرت ذوق کا وہ قطعہ اوپر گیا ہے جسمین شب قدر کی بھیتی کا فوٹو کھینچا گیا ہے اور اوسکا آخری شعر ہے یہ موزون مرحبا بوقت بولا: تری آواز مکے اور مدینے بآنکھ جو کھلی تو بڑے چونکے کہ اپین گوہر جان کا گانا اور یہ سخی بگڑ مراقبہ کا فیضان تھا غلط ہی نہین سمجھ سکتے تھے اس معمے کو حل کرنے کے لئے پھر مراقبہ کرنا پڑا تب یہ کھلا کہ [illegible] سو چپ ہے ہو مکی ہمیں صرف ایک سو باقی رہگئے ہین۔ ۹ سو خرچ ہوتے ہی بی گوہر جان حج کو روانہ ہو جائینگی اور انکی آواز کا آوازہ مکہ اور مدینہ مین گونجیگا لیکن ابھی تک وہ درود وسلام پڑھینگی

شیر انگلستان اور خرس روس

ماہوں پہلے جب پرشنت (؟) لارڈ کرزن کی باتیں ہو رہی تھیں پھر نئے سرے سے رشتہ محبت مضبوط کیا گیا۔ اور جب معاہدہ کے رو سے سلطنت ہند ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محفوظ و مامون ہو گئی۔ زار روس نے ہندوستان یا افغانستان یا تبت یا خلیج ایران کی طرف پیشقدمی کرنیکا عزم بالکل فسخ کر دیا۔ ناظرین روس کے اس معاہدہ کو بچے کی طرح بودا اور ضعیف سمجھیں کیونکہ وہ زمانہ گیا جب خلیل خان فاختہ اڑایا کرتے تھے خدا جاپان کا بھلا کرے اوسنے روس کے انجر پنجر ایسے ڈھیلے کر دیئے ہیں کہ اوسکا کوئی عضو اب کسی علاج سے بھی کام کا نہیں ہو سکتا۔ اس قول قرار سے نہ صرف یہ ابد تک سلطنت مطمئن ہو گئی بلکہ ہندوستان کا خرچ بھی ہمیشہ کم ہو جائیگا۔ اول تو فوج کی کثرت کی ضرورت ہی نہ رہیگی دوسرے حفاظت سرحد کے بیجا اخراجات گھٹ جائینگے۔ امید افغانستان سے اب اتفاقی دوستی رہیگی وہ آویزش اور وہ بیجا دوست کی غلط فہمی کبھی جلنے کی۔ روس جو ایک مدت سے ہندوستان کے فتح کرنے کے خواب پریشان دیکھا کرتا تھا۔ اب اوسکے دماغ کی یبوست و سوداویت اول تو جاپان کے سر سہلانے اور پھر خود اوسکی رعایا کی شورہ پشتی نے رفع کر دی اب اوسکی آنکھیں کھل گئیں۔ اب پیشقدمی ترک کرکے اقتدار رفتہ پر پست گردانت۔ خیر جی مارا پنہ ہزار شکر کہ انگلستان کو کیا لالہ روس نے کیا کیا ہم تو اپنے ہندوستان کی خیر مناتے ہیں کہ ہمارا انگلینڈ کے دماغ ہو گئے ہیں روس کی پیشقدمیوں کے خوف و خطرات سے پریشان رہا کرتے تھے اب کسیقدر آرام سے رہینگے۔

دو سو برس کی محنت پر پانی پھر گیا

پورے دو سو برس سے روسیوں کی کوشش تھی کہ کسی اچھے بندرگاہ پر قبضہ ہو جائے تو بڑے بنا رہے ہیں۔ اوسکے بحر اسود کے بندرگاہ ہونگا عدم وجود برابر سمجھئے ترکوں کی زبردستی کی وجہ سے ان بندرگاہوں سے کچھ کام نہیں نکل سکتا اسوجہ سے وہ کبھی اسٹمبول پر قبضہ کرنیکے خیالی پلاؤ پکایا کرتا تھا۔ اور کبھی خلیج ایران میں کسی بندرگاہ پر نظر دوڑاتا تھا کوئی بات کی صورت نظر نہ آتی تھی۔ آخر خدا کی قدرت سے انڈیا کے اندر ایک بندرگاہ کی نقب پڑنے میں کی کمزوریوں کی وجہ سے اوسکو پورٹ آرتھر کا بندرگاہ مل گیا تھا۔ مگر نقل کھول کر جاپان نے دکھا دیا کہ یہ لقمۂ فولادی چبانا بڑی مشکل سے ہضم ہوگا۔ جاپان سے کالا منہ لیکے اتر پڑا بلکہ خلیج ایران پر للچاتی نظریں دوڑائیں۔ وہاں سے انگلستان نے معاہدہ کا ڈنڈا لگا کر کھسکا دیا۔ اور سچ بھی ہے کہ خلیج ایران پر انگریزوں کا ایک مدت دراز کا قبضہ ہے وہاں کسی یورپین سلطنت کے جنگی جہاز کی آمد و رفت کس طرح گوارا ہو سکتی ہے۔ اگر بیہودہ گوارا بھی کیا جائے تو ہندوستان کو خیرباد کہنے کی نوبت آ جائے۔ آخر روس نے اقرار کر ہی لیا کہ مجھکو خلیج ایران سے کچھ مطلب نہیں یعنے خلیج کے شمالی حصہ پر تو ایران کا قبضہ ہے۔ مغربی حصہ پر ترکوں کا۔ جنوبی حصہ پر سلطان مسقط وغیرہ کا تو جانب مغرب صرف بندر عباس تک روس سے فارغ خطی لکھوائی گئی اوسکے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ اب نفس ہر بندی ہو گئی ہے۔ بظاہر تو یہ تجارتی انتظام ظاہر کیا گیا ہے۔

کابل میں بھی اندھیر نہیں ہوتے

ٹائمس آف انڈیا کے ایک انگریز نامہ نگار نے قسطنطنیہ کی مسجدوں کلیسا (؟) اور ... کی ... بسیر کی اور یوں لکھا کہ حضرت سلطان المعظم نے عیسائیوں کو نہایت عمدہ قطعات زمین عطا فرمائے ہیں جو نہایت موزون خوش قطع اور وسیع گرجا اور کلیسا تعمیر کئے ہیں پھر وہ انگریزوں کے معاندانہ برتاؤ اور بیگانہ سلوک کو دیکھکر خود ہی جیتا ہے اور افسوس کرتا ہے۔ اور بے ساختہ یہ اوسکا جبہ ہے کہ اسے تہذیب کے معیار کے خلاف ... ہے۔ کیا یورپین تہذیب کا یہی منشا اور یہی معنی ہیں کہ دوست سے دشمنی کیجائے۔ جو سلوک کرے اوسکے ... تعصب اور خود غرضی کی وجہ سے خارج ... ہوتی ہے۔ جو کچھ فتنہ انگیزیاں ہو رہی ہیں اور کسی جگہ پر سلطانی نمازیوں کا ... قریب تھا کہ خاص الناس خلقت میں برٹش غرناطہ سے مسجد اور سفارتخانہ تیار کرایا جاتا۔ اور ترکی سفارت کو ہر قسم کی سہولتیں دیجاتیں۔

ہماری رائے میں یہ نامہ نگار بالکل الٹو کی دم فاختہ ہے۔ جو موقعہ اور محل دیکھکر بات نہیں کرتا۔ بڑا خیرخواہ کی قوم بنا ہے۔ اصل تہذیب یہ ہے کہ کسی حالت میں اپنا مطلب نکلنے پائے۔ تہذیب لگے پھرتا ہے۔ اور خبر نہیں کہ تہذیب کا قدم کس طرف ہے۔ ایسا کرنے سے بھی ہو گا مگر ترکوں کے رو نہیں ہماری دوستی قائم ہو گی پھر وہ کسی فائدہ نہ خدا کا دیدار نہ پیغمبر کی شفاعت۔

واہ کیا سُوجھی کھائی ہے

پچھلے دنوں اکرہ ضلع راجشاہی (بنگال) کے ہندو و مسلمانوں میں ہشت مشت ہو گئی تھی۔ ابتدا اگرچہ ہمیشہ کی طرح بابوؤں کی طرف سے ہوئی تھی مگر زیادتی مسلمانوں کی ثابت ہوئی۔ اسکا باعث مسلمانوں کی جہالت سمجھو یا ہٹ۔ بہرحال وہ عدالت سے سزا پا گئے ہیں۔ اگر وہ صرف اپنی قوت بازو کا ثبوت دیتے تب بھی غنیمت سمجھ لیا جاتا کہ کوئی آدمی ہیں جیسے کو تیسا ہیں۔ مگر یہ غضب ہے کہ چند ناعاقبت اندیش مسلمان لالچ کے اندھے کہ تین میں گرفتار جیسے ہندوؤں کی دوکانیں لوٹ لیں اور کوئی دقیقہ نہیں اٹھا رکھا۔ ہنگامہ لوٹ کھسوٹ برپا کیا گیا۔ اس طوفان بے تمیزی کا سپہ سالار عظیم اللہ خان نامی ایک پٹھان تھا جو دارو گیر کے وقت مفرور ہو گیا تھا۔ اس واقعہ کے ذیل میں اکثر مسلمان گرفتار ہو گئے مگر جنرل کرو گر کا پتہ نہیں لگتا۔ آخر پولیس نے پتہ لگا ہی لیا۔ معلوم ہوا کہ میاں عظیم خان عورت بن کر نعمت خان عالی کے گھر میں اوڑھے بیٹھے ہیں۔ یعنی سسرال میں زنانہ لباس پہنکر بیٹھے ہیں۔ سنتا ہے کہ اونکی روپوشی میں کانسہ لئے گئے۔

افسوس ہے اس جاہل پٹھان کی عقل پر جب وہ جانتا تھا کہ گورنمنٹی قانون کے خوف سے عورت بن کر رہنا پڑیگا۔ پھر کس لئے یہ فعل مارا تھا مگر اس بیہودہ حرکت سے وہ مرد ہی سمجھا جاتا تو پھر دونا رسوا ہوتا۔ ہم کیا کہ گورنمنٹی سزا کے خوف سے چند دن جیل میں۔ اور صاف ... لیکن وہ ویسی بچائی پر ہماری تائید نہ معلوم ہوتا کہ اثبات خرم پٹھان صاحب ہی ...

یہ ہندی نباشد

ٹرانسوال میں جو ہندیوں کے خلاف جوش برپا ہوا اور ان منحوس دلدردوں کو نکال دیا گیا اگر ہیں تو ذلیل غلاموں کی طرح پاؤں تلے ہے مطلب ہمیں اور ہماری خدمت کئے جائیں۔ گورنمنٹ تو اپنا مطلب دیکھتی ہے اور سنے ہی اس ضد پوری کر دی۔ یعنے اون کے جبر تو ان میں منظور کر لئے۔ اور ہنسی دیکھا دیکھی کینیڈا والوں کو جوش آ گیا۔ یہ خود مختار آبادی امریکا شمال میں واقع ہے مگر برٹش بہادر کے زیر سایہ ہے یہاں چینی اور جاپانی بھرے پڑے ہیں جو نام طور پر قلیوں کا کام کرتے ہیں۔ اور کم مزدوری لیتے ہیں۔ اسلئے باشندگان کینیڈا کو خیال ہوا کہ تمام مشرقی مخلوق کو نکال باہر کیا جائے مگر ان کے نقشے کو بدلنے جو دیکھا کہ چینی اور جاپانی ہندیوں کی طرح لاوارث نہیں ہیں۔ اگر انکو نکالا جائیگا۔ تو جاپان ابھی خم ٹھونک کر کھڑا ہو جائے گا۔ اسلئے باشندگان کینیڈا کی درخواست پر قلم پھیر دی اسکی اون لوگوں میں سخت جوش پیدا ہو گیا اور وہ خود مشرقی باشندوں کو نکالنے پر کمربستہ ہو گئے۔ چنانچہ بلوائیوں نے بڑے گروہ کو ٹکرا دیا اور چینی جاپانی مکانات مقامات پر دھاوا پر فساد مختلف مقامات میں پھیل گیا۔ ایک مقام پر جاپانیوں نے مجرموں اور لاٹھیوں سے مسلح ہو کر بلوائیوں کی خوب خبر لی اور بہتیرو ں کو زخمی کر ڈالا۔ اسکے بعد چار سو جاپانی جہاز سے اتر آئے اور ہجوم پر حملہ کر دیا۔ بہتیرے دریا میں پھینک دئیے اور بہتیرے زخمی کر ڈالے۔ اس واقعہ سے تمام جاپانیوں میں جوش پیدا ہو گیا روسی مقابلہ کے طور پر انہوں نے جو خونریزی کی ...

عجیب شگوفہ

سبحنے یہ ہندوستان کی پولیٹیکل پیچیدگی کیا رنگ دکھاتی ہے۔ ایک نہ ایک ایسا شگوفہ کھلتا رہتا ہے کہ عقل دنگ ہو جاتی ہے۔ ولایتی اخبارات میں جو ہند کی بےچینی کی نسبت خطرناک خبریں شائع ہوئی تھیں ان کا جاننا اب یہ ہوتا ہے کہ یہ کارستانی خود گورنمنٹ تدبیر کی تھی۔ یاروں نے خدا جانے کیسے پتہ لگا لیا۔ اور کس حوصلہ پر ایسے نازک معاملہ کو طشت از بام کر دیا۔ لاہور کا ایک اخبار لکھتا ہے۔ کہ چند ذمہ دار لوگوں نے اخبار ڈیلی میل لندن کے ... ایڈیٹر کو یہاں بلا کر کہا ہے۔ اور ایسی خبریں بھیجنے کے لئے علاوہ اخراجات تار برقی کے دس کم ۱۲ سو روپیہ ماہوار دیا گیا ہے اس معاملہ کی بابت گورنمنٹ سے سوال بھی کیا تو اسنے دبی زبان سے جواب دیا کہ ان صرف ... کے ... یہ انتظام کیا گیا تھا۔ اس کارروائی کے خلاف میں کلکتہ کے اخبار نویسوں میں سے اخبار سٹیٹسمین کے تین ایڈیٹروں اور اخبار انگلش مین کے ایڈیٹروں اور اخبار ڈیلی نیوز کے تمام ایڈیٹروں نے اپنے دستخطوں سے ایک خط اس مضمون کا روانہ کیا۔ کہ ہندوستان میں شورش کا بیحد زور ہے۔ مگر نہ ایسا کہ شبانہ روز شورش کا خطرہ سر پر سوار رہے۔ ولایتی اخبارات میں جو سنسنی پیدا کرنے والی خبریں شائع ہوئی ہیں بالکل غلط ہیں۔ ہر ذی ہوش ... یہ خبر بھی غلط ہے۔ اور ہو کیا سکتا ہے۔ بھلا گورنمنٹ اسکے ذمہ دار حکام ایسی کارروائی کر سکتے ہیں۔ لاحول ولا قوۃ

معرکہ آرائی

گدھی بازار میں نولاکھ اُچھڑ جاتی ہیں
بابو کال اینڈ فن کی شہسواری بکری پہ ہوتی ہیں

دنیا میں طرح طرح کی سواریاں سیکڑوں وضع کے دل بہلانے کے مشغلے موجود ہیں مگر جسکو جو چیز پسند آجائے وہی سواری اور وہی تفریح طبع سمجھنا چاہیئے مگر انسانی طبائع ایسی بیگانہ ہوتی ہیں کہ وہ خود سواری سے مطمئن ہوں گے اور کسی شے سے تفریح اور تسکین پانہیں ہوتی چنانچہ حال ہی میں ایک بابو صاحب جنکے کہ بابو پنے کی دُم ابھی لگی ہوئی تھی۔ لکھنؤ ریلوے آفس میں کام کرتے تھے۔ گو تھے جوان العمر مگر اتنی جانتے تھے زمانہ سے بہت کچھ کھا رہے تھے کہ طبیعت کا اسٹیم روز بروز ترقی کرنے لگا تھا۔ ریل کی سواری سے سیری بھی کیونکہ محکمہ ریلوے میں تو خود ہی ملازم تھے باہر کی سواری لگانے کے مرد وقت اور موقع نہیں ملتا ہوگا۔ گھر کی سواری شاید قابو طلب نہ ہوگی۔ غرض کہ ایک روز شام کو بابو صاحب دفتر سے واپس آرہے تھے کہ ایک جگہ بکریاں چرتی ہوئی نظر پڑ گئیں۔ پھر کیا تھا۔ خوشی کے مارے لالہ جی کی وہ بتی خود بخود دھمک گئی۔ پیشتر جانے کون سی ادا آپ کو پسند آگئی۔ جھٹ پٹ اُن میں سے ایک بکری پکڑ کر ایک کھیت میں لے گئے اور بکری کے ساتھ اپنا نیچرل انجن شنٹ کرنے لگے۔ اتفاق وقت سے اس ڈرامہ کا راز کو چرواہے نے بھی دیکھ لیا۔ وہ فوراً ایک کانسٹیبل پکڑ کر خبر پہنچ گیا۔ اور نیچے دونوں نے بروں حالت میں پکڑ لیا۔ بابو صاحب نے ہر چند اپنی برأت چاہی مگر کچھ کارگر نہ ہو سکی۔ اور قانونی شکنجہ میں جکڑ دیئے گئے۔ عدالت میں پیشیاں ہو رہی ہیں۔ جب عدالت جاتے ہیں تو بکری بھی آپ کے ہمراہ جاتی ہے۔ اچھا خاصہ بندہ اور بکری کا تماشہ ہو رہا ہے۔ پرماتما ہی نے اتنی دُم غائب تھا کہ بچھڑے پر ڈال دیا۔ ورنہ کارگزار ایک بابو پیدا ہو جاتا۔ عمر بھر کی روٹیاں چلتیں۔ قرب قیامت ہے کچھ بعید نہیں تھا۔ لکھنؤ جیسے متمدن شہر میں بکری نے حاجت روائی ہو تو تعجب ہے۔ خیریت ہوئی کہیں چرواہے پر سواری کا شبہ نہ تھے۔ ورنہ بعید نہیں ہوتی۔

راقم (مسنا - ۱)

نیم ڈاکٹر واقعی جان کا خطر

نیم حکیم خطرۂ جان واقعی پرانی مثل ہے مگر ہمارے نزدیک نیم ڈاکٹری کا دائرہ اس سے وسعت زیادہ ہے۔ حکیم پھر بھی بالعموم گھاس پھوس استعمال کرتے ہیں اسلئے بیمار کے رشتۂ حیات کا سِرا کچھ لگا رہتا ہے۔ اور ڈاکٹر بیچ جوہر اور کشید سے کام لیتے ہیں اسلئے یہ مسئلہ ہے کہ مریض یا اس پار یا اس پار پھر جو نیم ڈاکٹر تیا سی لگائیگا تو ظاہر ہے کہ چشم زدن میں آنکھ بند کرکے مریض اس پار ہو جائیگا۔ مسلمانوں کے علم نا آشنا ہوتے سے ان پڑھ نیم حکیم تو ہوتے ہی تھے مگر اب ڈاکٹر بھی بے تکے ہونے لگے۔ جیسا کہ آجکل سہسرام میں ایک ڈاکٹر صاحب وارد ہیں جنکے ٹیٹے شہر میں ہیں کہ تھوڑے ہی روز میں زبان زد خاص و عام ہو گئے ہیں۔ اون کے حالات اور علاجات کی تفصیل تو ہم بعد میں لکھیں گے بالفعل اپنے سہسرامی بھائیوں کو یہ اطلاع دینی ضروری ہے کہ خدا کے لئے اپنے لڑکوں کا علاج ڈاکٹر مذکور سے ہرگز نہ کرائیں۔ عام طور پر مشہور ہے کہ بے ریشوں کا علاج ڈاکٹر مذکور خصوصی پیار سے کرتا ہے۔ یونانی اصول کے مطابق ہجامت مجبوری مردوں کے لئے حقنہ اور عورتوں کے لئے شافہ بیشک باعث شفا ہوتا ہے مگر یہ انوکھی کارروائی اکثر عجیب معلوم ہوتی ہے کہ لڑکوں کے لئے شافہ تجویز کرتا ہے۔ واقعی بھیڑ۔ اگر لگ نہ جائے۔

راقم محمد ابوالفضل صاحب از سہسرام

قطعہ تاریخ

تقریب تولد صاحبزادہ بلند اقبال اعلیحضرت ظل سبحانی

حضور نظام دکن خلد اللہ ملکہ

نتیجہ فکر نواب میر عثمان بہادر وفا مظفر جنگ المعروف

پھر بہار آئی کہ باغ عالم میں — پھر ہوا سبز گلشن دنیا
پھر مسرت ہوئی ہویدا آج — پھر چلا دور ساغر و مینا
کیونکہ سلطان کو ملا فرزند — جسکا ستارہ جہان میں چمکا
گل سلطان ہے آصفجاہ — تا ابد رو کن جہاں آرا
مسند [illegible] — [illegible] وفادار کی دعا
بڑھ کے ہو آفتاب عالمتاب — شاہ ہمت کی [illegible] کا تارا
شاہ پر سایہ خداوند کی — شاہزادہ پہ شاہ کا سایا
فکر تاریخ کی ہوئی جس دم — ہاتف غیب کی ہوئی ندا

سوچ کیا ہے وفا کہہ دے صاف
پسر شاہ معدلت پیرا

۱۳ ۲۵

شورش پنجاب کے متعلق چند خیالات

(از محمد الدین فوق ایڈیٹر کشمیری میگزین لاہور)

ان مدعی جو دلین ہرن ارمان نکالو!
ہم تو بتوں کی جان کو پہلے ہی رو چکے
اب اوس سے مانگنے کی توقع بھلا ہو کیا
جو قوم شردھانند کے مردوں سے سو چکے
اے روشنی طبع تو برمن بلا شدی!
اب اور کیا ملیگا کہ پہلا بھی کھو چکے
امید تھی بہت ۔ مگر اس عجب جوش نے
جو کچھ کیا کرایا تھا وہ بھی ڈبو چکے
ان خام طبع لڑکوں نے آخر کیا ذلیل
اب مل کیا کہ جان سے بھی ہاتھ دھو چکے
گر وصل اونکا نہیں ہو تو ہو وصال
یارب جو ہونا ہے وہ کہیں جلد ہو چکے
حق تو یہ ہے کہ تو جو ہے اوس سے بے تعلق!
اب پیٹ بھی ... ہو چکے
فتنہ پولیس کا زور ہے الحق آجکل
قدم تو جانچ بانچ کر دھرو تو سوچ کے

حسینان بازار شرماؤ دل میں
ذلیل اور کیا اس سے اوقات ہوگی

مسٹر پنچ بہادر ۔ تسلیمات کی جگہ دو سن رسیدہ حاضر ہے ۔ حقیقت ... سرما شروع ہونیوالا ہے ۔ پہلے ہی سے بغل گرمانے کا بندوبست کیجئے ورنہ بتان سرد مہر ہتھے نہ چڑھینگے ۔ آہا ہا! آپ مین ؟ کیجئے اتنی مدت کہان ... بس ذرا کچھ نہ پوچھئے ۔ لکھنؤ مین ... بند کی ... پڑھائی ہوئی رنڈیون مین ہر شئی کی ... چھوڑ جاتے تھے ۔ واللہ بیگمی کا زمانہ بھی عجب چیز ہوتا ہے ۔ شباب کا دور دورہ ۔ جوانی کی امنگیں ۔ مستی کی ترنگیں ۔ وہ کافر ... چار مشت کو بھی بخا نہیں دیتین ۔ خدا بچائے

مرو گشتی کو سلامت رکھے کہ ... میں چلتے پھرتے ایک نہ ایک تازہ شگوفہ ہاتھ آجاتا ہے ۔ یہ تو آپ بھی طرح جانتے ہونگے کہ اس آزادی کی بڑھتی دولت مین جسکو دیکھیو ہم اونہانے تحقیقات کی تہ مین سمایا ہوا ہے ۔ اصل ہے جو بات ہو شیطانی دلیلون سے ثابت کرنے کو موجود ہے ۔ تو یہانتک نوبت پہنچی ہے کبھی باسی کڑھی کی طرح ابال آتا ہے تو ایک خیال ... نہ دنیا بھر کی ترقی یافتہ سوسائٹیون کو دعا بتا کر گنجان بازارون اور چکلون مین نابکارون کی روحین تلاش کرتے پھرتے ہین ۔ مرحبا صد آفرین ۔ تو امید ... آدمی ہین ۔ اچھا یہ تو فرمائیے کہ ... کی بڑی مصیبت ہوگی جسکے زندہ رہین ... مین آئیت ہوگی مردوں سے ... کر دیجائے تو مسئلہ تناسخ کے روسے کسکا جنم لیگی ۔ واہ بھئی واہ یہ بھی کوئی مشکل سوال ہے لیجئے ہم بتلائے دیتے ہین ۔ تو وہ بھی خاصی ... بن جائیگی ۔ اور انسانی ... کی خاک خشک پڑیگی ۔ اور جناب یہ تو فرمائیے کہ خدا کے ہان ان رنڈیوں پر کیسی گذریگی؟ ہاں یہ جو اپنے وعدے کی سچی ۔ قول کی پوری ۔ دغا ... فریب سے مبرا ہین ۔ وہ تو ہم جیسے اللہ والون کو قوالی سنائینگی ۔ خدمت کرینگی ۔ جنہوں نے ہنسانے کے لیے وہان گوشہ عافیت مین بٹھا دیجائینگی ۔ اور جو چلتی پرزہ ... زبان مین ... ہے ... پڑی ہے ... لنگوٹی بند ... ہے وہ گنہگارون کا بوجھ اور ... گدھیان بنائی جائینگی ۔ اور ... ڈانٹ کر ... آسیب ... چل جاؤ ... گے کہنے پتہ کی بات کہی ہے ۔ یہ سب کچھ سہی مگر ہم بھی بعض نابکارون کی کھوپڑی

دیکھکر پڑی کے پھیر مین آجاتے ہین ۔ ... نہین ۔ ... کی لعنت کا واسطہ ۔ خدا ... جان کی قسم ۔ یہ تو بتاؤ ان خدا ماریون کو مغز کیا باہری ہوتی ہے ۔ ہمیشہ اپنے توڑ جوڑ سے بیٹھے رہا کرتی ہین ۔ یو تو اس مبارک زمانے مین علم تشریح کی دھجیان اڑ گئین ۔ مگر کیا بڑے ڈاکٹرون ۔ ولایت کے سند یافتون مین کوئی اتنا بھی نہین جو انکی کھوپڑیون کو جمع کرکے لندن بھیجے یا ... مین اسپر بڑا الٹا چوڑا ریمارک لکھے ۔ خیر سبب معلوم ہم جیسے سرپھرون کو کیا دم زنا ہے ۔ اب اچھا یہ ہے ایسا واقعہ پیش کرتے ہین جسکے نتیجہ سے آپ ہی آپ ... بال کی کھال نکل آئے ۔ دیکھیو عنوان ذیل کو دل لگا کر پڑھئے

تو تو میری ہے نہ مین تیری کہو لو

... جب ہمارا خیال ... کی خبر ... کس ... پہنچ گیا ۔ بس پھر کیا تھا ... بگڑی ۔ ہوش ... غائب تھا ۔ پیچھے پیچھے چھٹ گئے اور بیٹھا ایک عالم مین ایک فقرہ ... کا ... بجانے لگے ع

ننھا ہمین بتوں نے اکائی خدائی ہے

آنکھ اوٹھا کر جو دیکھتے ہین تو وہ حسن کی دیویان آپس مین مورچہ بندی کر رہی ہین ۔ دونوں طرف سے نگاہوں کے تیر چل رہے ہین ۔ ... جسکی آنکھیں گھسی ہوئی ہین ۔ رخسارون پر زردی چھائی ہوئی ۔ کاغذ کے ... کی طرح سوکھے ... ہاتھ ... جیسے ... بہار حسن کا قتل ہو چکا ہے ۔ اور ... کی جگہ ... ہونا چاہتا ہے ۔ اسکی حرکات سکنات ... اور تمام غمزہ پر اوس کی ... ہے

مٹ گیا حسن تڑپتے ہی رہے غمزدہ حسین
ابھی شکوہ میں بیخبر نمک تھا کچھ بھی تھا

دوسری ہاں ہاں غضب کی چڑیا۔ آفت کا پرکالہ جوانی کے جوش میں بہی ہوئی نشہ سے سرشار ہے۔ بھولی باتیں۔ بالا جوبن۔ دلفریب ادائیں۔ بیساختہ ہر داغ کا یہ شعر نکلوا دیتی ہے

ہر ادا سے آنہ سر ہر باتوں نمک چھائی ہوئی
اُف تری کافر جوانی جوش پر آئی ہوئی

گو بیچاری شوراشوری۔ چاہنے والوں کا کال ہے کانٹوں تلکے دام میں۔ کوئی گانٹھ کا پورا عقل کا اندھا آتا ہی نہیں۔ اسلیے ایسا نمدہ مال بھی انہیں لوگوں کے گلے پڑتا ہے جو کہ کھرے کو پرکھ سکیں۔ اور خود ہی ٹھیٹ پیکر ہوں۔ لیجئے کان لگا کر گفتگو سنئے جس سے ان حسینوں کے ظاہر و باطن کا پتہ چلے گا۔ ہم پہلی کو بڑی اور دوسری کو چھوٹی کے نام سے پکاریں گے۔

بڑی (اتراکر بانکپن کے بہانے) واہ ہے میں اور میری قسمت۔ خدا اچھی صورت کے ساتھ قدرداں بھی اچھے دیئے۔ شام کے آتے ہی محفل میں چاروں طرف بلبلیں سی چہک رہی ہیں۔ یہ کون ہیں۔ فلانے نواب صاحب ہیں۔ جو اپنی منگوی کو نک سر صدقہ کرتے ہیں۔ وہ کون ہیں۔ وہ ڈپٹی صاحب ہیں جنکو ہماری صورت دیکھے بغیر کھانا حرام ہے۔ ادھر میرے سر میں درد ہوا۔ ادھر ڈپٹی جی کا دل دھڑکنے لگا۔ ادھر میں بیمار ہوئی ادھر ڈپٹی خان صاحب کی اسپہ آگئی وہ بھی دم بدم تماشہ ناپنے لگے۔ دیکھو شان لے کے ہیں۔ اس زمانہ کی موئی رنڈیاں کیا ہیں پرکھی کبوتریاں ہیں جو بیٹھے پروں اوڑتی ہیں۔

چھوٹی:۔ آپا کچھ نہیں اڑ کی نہیں تیرے یار آسشنا ہی تو پہلے آدمی ہیں۔

بڑی (نفرت سے) اے لیس جا بھی منہ نہ کھلوا۔ کیا تو وہی لونڈے لڑکے کو سمیٹ والا جاتی ہے۔ اوس کے پاس ہے کیا جو تجھے دیگا وہ آپ ہی سر و مشکر چار پیسے پیدا کرتا ہے اوسی میں سارا ٹھاٹ ہے۔ نون تیل لکڑی کا سامان اوسی میں۔ تماشبینی اوسی میں۔ عیش مشہور ہے۔ تنگی کیا نہ جانے کیا کچھ ہے۔ میاں کو خود ہی روٹیوں کے لالے پڑے ہیں وہ دوسروں کو کیا دیں گے۔

چھوٹی:۔ کیسے کہ رہی ہو میں ابھی تک نہیں سمجھی۔

بڑی:۔ وہی وہی جو رات کو دسا ہی لے کر تمہارے پاس آتا ہے۔ ایسی بھولی تو نہ بنو۔ کیا تم نہیں جانتیں وہ دھنا ہے۔

چھوٹی:۔ کیا خوب۔ یہ اچھی رہی۔ دھنیوں سے بجنے لگا۔ دھنیے اوس کے دشمن۔ اور یہ بھی کیا عیب ہے۔ آدمی آدمی انتر کوئی ہیرا کوئی کنکر۔ پیشہ عیب تھوڑے ہے۔

بڑی:۔ بہن تیرے لئے کوئی عیب نہ ہوگا۔ ہم تو ہمیشہ اونچی سرکاروں میں بیٹھے ایسے بازاریوں کو جھوٹے چوکے بھی منہ نہ لگایا۔

چھوٹی:۔ ذرا منہ سنبھال کر بولو۔ باز آئی ہوں تمہارے خان صاحب۔ تم نے اور کچھ کہا تو میں ابھی خبر لیتی ہوں۔

بڑی:۔ اے پچی بات تو کڑوی لگتی ہے ہمارا کیا ہے تم ڈھنڈے چوڑ حلال خور سے لو۔ یہ سنکر چھوٹی کو تاب کہاں سنتے تو بھجا نہ گیا۔ جھٹ بلا کر پیرہن بنکر لپٹ گئی۔ ادھر اب تو گشتم گشتا تک نوبت آئی ایک کا ہاتھ میں چوٹی گئی۔ دوسری کی نکسیر پھوٹ نکلی۔ ناک کی ٹپ ٹپ سے زمین ہو لہان۔ مارے غصہ کے دونوں کا چہرہ لال۔ آنکھیں قاتل کے دیدوں کی طرح چمکنے لگیں۔ اتنے میں کالا زری صاحبہ بھی بیچ بچاؤ کرنے کے لیے میدان جنگ میں آئیں۔ اور تھوڑی دیر میں دونوں ناپٹ آپ کر اپنے اپنے گھر میں داخل ہو گئیں۔ اس واقعہ کی بدولت دو تین دن تک دونوں تالیاں پیٹتی رہیں تماشے اور پڑے رہے لیکن نائکہ جی بی بڑی دور کی کوڑی لائیں اونہوں نے اس جھگڑے پر بڑا دکھڑا رونے کے قبضہ سے نکال لیا۔ اور اوسکی بہن کو دھن تاک دھنا تاک دھنا ہوں سے پالا پڑا۔ جس سے دونوں کی دوڑیں بند تو میری کہے زمین تیری کا کون کی مصداق بنگئیں۔

کیا پوچھتے ہو ہم سے محفل رندان
گفتار کی طاقت لب ساغر میں نہیں

راقم تیس مار خان

بقلم زیڈ لالی کا پاسنگ

بھاگلپور کا جھولن

کسیکو آنکھوں نے تیری مار کے کی کشتہ تری ادا کا

اور آپ ابرو نے ڈھا دو یہ دوانی غضب ڈھایا ہو کسی بلا کا یار پیچو۔ آج قمری مہینہ کی گیارہ تاریخ ہے۔ رات کے کوئی دس بجے ہیں لیکن چاند کا کہیں پتہ نہیں ملتا۔ جو خود بات ہی کیا ہے۔ او ممکن ہے کہ برسات کی بادوں اودی گھٹا نے ماہتاب کے گول اور شاندار چہرے کو اپنے دامن سے چھپا رکھا ہو۔ یا کسی ماہ رو کے رخ روشن کی چمک نے انہیں شرما دیا۔ جس سے یہ خود منہ چھپا لینے پر مجبور ہو گئے ہوں۔ غرض یہ کوئی بات مزہ سے جہاں میاں ماہتاب کا تعلق نہیں [illegible]

بارش کی وجہ سے از خود بازار ... پر ہے کیونکہ وقت
علاوہ سنسان رہا کرتی تھی آج برخلاف اس کے
اس پر کثرت سے لوگ پچھم سے پورب کی طرف جاتے
ہیں معلوم ہوتا ہے کہ ساون کا ایک تار بندھا ہے۔
جو ٹوٹتا نہیں۔ اس وقت میں اپنے ایک کمرے کے برآمدہ
میں ... بیٹھا ہوا ساون
کی بہار اور جانے والوں کی قطار دیکھ رہا تھا
اور اس فکر میں تھا کہ یہ جانے والے کہاں
جاتے ہیں۔ مگر قرینہ سے اتنا تو ضرور معلوم ہوتا
تھا کہ ان جانے والوں کو کسی ذلیل شوق نے
گھر سے نکالا ہے ورنہ برسات میں

کسکی شامت آئی ہے

... گھر سے نکلے۔ اتنے میں جاتے ایک
... آنے والوں سے کہنے لگے کیوں جناب
... اور بھی نہیں گئے۔ تم کہاں کا تماشا
کہنے لگے یہاں کے ... بند ... جاکر
پہنچے کنہیا جی کے جنم کی خوشی میں ٹھاکر دوارہ
کو سجا کر اس میں رنڈیوں کا مجرا کرتے ہیں
اور کنہیا جی کی مورتی کو ایک تخت پر بٹھا کر کسی
... لٹکا دیتے ہیں جس سے کنہیا جی جھولا
کرتے ہیں اور سیکڑوں ... جاتے ہیں۔ میں نے کہا
ان میں جو ... جاتا ہوں لیکن یہ کیسے معلوم
تھا کہ جہاں ... ہے ... رنڈی
کے ناچنے گانے کی خبر سنکر حضرت دل ہاتھوں
اچھلنے لگے۔ اب یہ کس کے روکے رکتے ہیں میں
نے ... رفیق کو جلدی سے رخصت کر فوراً
... سے ... ایک ... لیا
اور جاتے جاتے ایک جگہ ... پہنچا۔ یہاں
آدمیوں کا ہجوم تھا۔ ایک مصری
جھانک کے نیچے دو چار ... [illegible]
کی بھی ... نہیں ... [illegible]

ہیں۔ اسکے بعد سبز و سرخ قندیلیں لٹک رہی تھیں
غرضکہ ان سب کی بہار دیکھتا ہوا ... پہنچ
قدم آگے بڑھاتا تھا کہ ... دروازہ
پر پہنچا۔ ... ہجوم تھا کہ لوگ
چلے جاتے تھے۔ پیچھے ایک جانے والے سے پوچھا
کیوں بھئی یہاں کس رنڈی کا گانا ہو رہا ہے
سنا کون ہے جواب ملا ... سر ہلا کر
لے میاں ذرا جلدی سے ... دیکھ لینا
غرض اس ہجوم کے قریب ... بیٹھی
نہیں ... اور ایک مرتبہ بہت ... گی
اس ... چاہئے۔ بسم اللہ
کرکے قدم آگے بڑھایا تو دس پانچ ... گئے
بڑھے ... کہ بس ... نہیں ...
... کہتا ہوں

... میں کیسے

اب آگے بڑھا تو معلوم ہوا کہ ... بیٹھنے کی ضرورت
لاحق ہوئی ... چلو خیر ...
... اب ہر قدم یاروں کے ...
موقوف ... آہستہ ...
... شوق کی ایسی تھی۔ اب خاص
... میں پڑے ...
... ایک مرتبہ ... جرأت کرکے جوں توں
گھس کر اندر پہنچکر دیکھتے ہیں تو ... طرح
طرح کے شیشہ و آلات سے کمرا سجا ہوا ہے۔ بڑے
بڑے لوگوں کا جمگھٹا ہے۔ کچھ

عجب سماں بندھا ہے

... ایک ... بائی جی جن کی عمر شکل
سے سترہ اٹھارہ سال کی ہوگی۔ انکا رنگ گورا
ناک نقشہ ... آنکھیں ...
... کا جل کی ہلکی ہلکی تحریر تھی
رخسار سرخی ... گلابی رنگ کے تھے۔

سفید ساڑھی پہنے اور سبز دھانی دوپٹہ اوڑھے
سر سے پاؤں تک ... سے ... نظر
آتی ہیں۔ انکا ابھرا ابھرا سینہ ...
جوں ہی نظر پڑتی ہے حضرت دل بیچین
ہو گئے۔ لیکن ... اور ...
ہاتھوں سے دبایا۔ کنہیا جی کی ...
کر ایک طرف ڈٹ گئے۔ اتنے میں بائی جی
نے ناز و انداز کے ساتھ یہ غزل گانی شروع
کی۔ ملاحظہ ہو

ساون کا لطف ... دکھا گئے
عکس آسمان پر ... ابر چھا گئے
... نگاہ ناز کا دیکھا جو رخ ادھر
اغیار ہوشیار تھے پہلو بچا گئے
ایسا وہ مجھکو بزم میں ...
یہ بھی خبر نہیں ہے کہ بیٹھے ... گئے
یہ بھی نہیں خبر ... کی یاد میں
... کے گھونٹ پیتے یا زہر کھا گئے
پوچھو نہ صبح وصل کی کیا جان پر بنی
جاتے ہی ... ملک الموت آ گئے

اس غزل کے ختم ہوتے ہی بائی جی نے دوسری غزل
شروع کر دی۔ ملاحظہ ہو

مانگے اگر ... ایک بار دل
اک دل تو کیا نثار کروں ... ہزار دل
... اے ... دل
لو ... دل ہی دل میں تمہاری ... دل
... پاس ... تو کیا کروں
سینہ میں بھی ہو ... ہے بے اختیار دل
... تیغ ناز ... تو لطف ہو
... چار چار جگر ۔ چار چار دل

(باقی آیندہ) راقم ... آسیر
بقلم ایم ایم ...

جاسوسون کی رپورٹین

لندن ۱۹ ستمبر۔ چیکاگو کی ایکسپرس ٹرین اور ایک مالگاڑی کے مابین مقام سیلیرا دیہیو مین ٹکر ہو گئی۔ ۱۵ آدمی ہلاک اور ۲۰ زخمی ہوئے۔

شنگھائی سے خبر پہنچی کہ جنوبی کیانگسی مین باکسرون نے شورش پھیلا دی۔ ایک اٹالین پادری اور دیگر چند عیسائی قتل کئے گئے۔ ازاریسٹ کا استادوں کا … واقع کا چرچ جلا دیا گیا۔ مشنری کیانگ مین بھیجے گئے اور امداد کے لئے تار دیا۔

مقام کا … کے پروٹسٹنٹ مشنری سلامت ہین۔

مقام مانگا کے ہزار ہا شندے خانمان برباد ہو گئے۔ بارسیلونا کا جنوبی حصہ بھی عظیم سیلاب مین آگیا ہے۔ مانگا مین بارش موقوف ہوئی اور وہان کی حالت مین اصلاح ہو رہی ہے۔

ہانگکانگ سے خبر آئی کہ بندرگاہ اور جاوین سخت … ہوئی۔ ۱۰۰ آدمی ہلاک ہوئے۔ پچاس لاکھ ڈالر مالیت کی تجارت کا نقصان ہوا۔ انگریز … ہین … کہ محکمۂ … کی مخالفت مین … لگائی گئی تھی۔

شاہ سکسنی کی مطلقہ بیوی جسنے پہلا ایک درباری مصور سے تعلق پیدا کیا اور فرار ہو گئی تھی اب اسنے ایک گویے سے نکاح کر لیا ہے اسپر شاہ سکسنی کو غصہ آیا اور یہ سر دربار کہا کہ مطلقہ کا وظیفہ کسی حالت مین موقوف نہ کیا جائیگا۔ مگر آخری اولاد سے جو لڑکا اسکے پاس ہے وہ اوس سے لے لیا جائیگا۔

… کاسابلینکا مین شدت بارش کے باعث فرنچ و اسپین کے فوجی کیمپ کے اطراف دلدل ہو گئی ہے۔ سپاہ مین بخار پھیلنے کا خوف ہے۔

آورن (ممالک محروسہ فرانس) مین طاعون پھیلا۔ ۸ واردات ہوئین جنمین سے ۲ مہلک ثابت ہوئین۔ جو ہر طرح کی بربادی اور … جہازون کی صفائی کیجاتی ہے۔

بمقام … پیرس سے … خبر آئی … اوڑنے تھے آج صبح انجن … سے ۵۰ میل … ہوا۔ دو … کر کے حصص مین خشکی پر اترے۔ باقی غبارون کا پتہ نہین ہے۔

چیرفو … کی … مین۔

تاکا کے سخت … ۱۱۰ آدمی ڈوبے۔

آسٹریا اور روس کے متحدہ نوٹ دربارہ مقدونیہ کو روسی اخبار باتفاق پسند کرتے ہین وہ لکھتے ہین کہ دراصل صورت معاملہ یونانیون نے بگاڑی کیونکہ انہین سے یونانی … کو امداد دیجاتی ہے۔

جس وقت زار روس کی کشتی … فنلینڈ مین خشکی پر جا لگی تھی تو زار روس کے صحیح سلامت رہنے پر سب کے پہلے مبارکباد دینے والون مین قیصر جرمنی اور شہنشاہ جاپان تھے۔

مولانا شفیع کے ۱۰۰ سوار سرحد میں داخل ہوئے اور کابلی مسلمان ہو دوران کے گرد ونواح کے ترپ [illegible] میں بھیج دیا گیا۔ اسکے بیان کو ریکارڈ کیا گیا۔
کیڈ بیرنر کے خطوط تا بحرین میں پہنچے ہیں معلوم ہوا کہ [illegible] سے زمین کا [illegible] کیا جاتا ہو دین [illegible] کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ جالندھر (میں) [illegible] میں سخت بخار پھیلا ہے جو خطرناک قسم کا ہے [illegible]۔
[illegible] مجسٹریٹ جالندھر کی عدالت میں پیش ہوئے [illegible]۔ ایک بنگالی [illegible] نے [illegible] ہندوؤں نے چند مسلمانوں کو مجبور بندے ماترم کی صدا لگانے پر مجبور کیا۔ اور سودیشی اشیاء کے استعمال پر آمادہ کیا۔ انپر فتنہ و فساد کا الزام عائد ہے تحقیقات جاری ہے۔
رنگون کی ایک حسین مہ جبیں لڑکی کی محبت میں ایک جوان لڑکا مبتلا تھا جسنے اسے شادی کا پیغام بھیجا اور مسماۃ نے اس سے انکار کیا۔ عاشق اوسپر خار کھائے تھا اور موقعہ کا منتظر تھا۔ چنانچہ ایک روز عاشق نے معشوق پر قاتلانہ حملہ کر دیا مسماۃ اسپتال میں زیر علاج ہے۔ اور عاشق جیل خانہ میں ہے۔
[illegible] کے رئیس سر [illegible] فیض محمد خان کی طبیعت ناساز ہے۔ چند روز کا عرصہ ہوا میر صاحب کی فصد لی گئی تھی۔ دہلی کے حکیم محمد اجمل خان صاحب کا علاج جاری ہے حکیم صاحب کو روزانہ [illegible] روپیہ فیس دیجاتی ہے۔
طہران سے خبر آئی کہ حضور شاہ ایران کی پسند ہوگئی ہے [illegible] مختلف پارٹی کے سرغنہ ممبروں نے کہا کہ آئندہ سے وہ پارلیمنٹ کی ہر کارروائی میں متفقہ کوشش اور حمایت کرینگے اور ملکی قوانین کے پابند رہینگے۔ اس امر کے اظہار کے وقت حاضرین نے شاہ کے لئے نعرہائے مسرت بلند کئے۔
اس تجویز نے وہاں کی حالت سنبھال لی ہے۔
حضور [illegible] سر [illegible] کلارک [illegible] ولایت سے روانہ ہو چکے ہیں۔ ۲۰ اکتوبر کو بمبئی میں وارد ہونگے۔ آپ کے خیر مقدم کیلئے گورنر بمبئی کے پرائیویٹ سکرٹری مسٹر [illegible] آر کیپٹل [illegible] عدن میں جائینگے۔
[illegible] کے جیلخانہ میں مسٹر [illegible] نامی بنگالی سے جو ناجائز برتاؤ کیا گیا اسپر اوسنے لفٹنٹ گورنر سے فریاد کی ہے مسٹر کیر [illegible] ممبر پارلیمنٹ جو سیر بنگال میں مصروف ہیں اس شکایت کی تصدیق کی ہے۔
شکایت برپا ہے کہ مشرقی بنگال میں سودیشی اشیاء کے متعلق رکاوٹیں پیدا
کیجارہی ہیں جن ریلوے سٹیشنوں پر دیسی مال رکھا ہوا ہوتا ہے اوسکی ڈلیوری جاتے میں تاخیر کیجارہی ہے جس سے تاجروں کا نقصان ہوتا ہے۔
۸ اکتوبر کی صبح کو [illegible] بجے [illegible] اسٹیشن پر ڈھونڈ جانے والی ایک گڈز ٹرین سگنل ملنے کے قبل روانہ ہوئی۔ لہذا گڈز ٹرین سگنل ملنے سے قبل روانہ ہوئی جس پر گڈز ٹرین کا انجن دوسرے انجن سے لڑ گیا۔ انجن ٹوٹ گیا۔ بریک کو زیادہ نقصان ہوا۔ گارڈ کا منہ ٹوٹ گیا۔ انجن ڈرائیور اور آگ والے کو بھی خفیف زخم آئے [illegible] کی جانب ریلوے آمد و رفت کچھ دیر تک رکی رہی۔ جلد رستہ صاف کر دیا گیا۔
کلکتہ کی کرایہ دار گاڑیوں کو لائسنس دینے کے قوانین بہت سخت ہیں اس [illegible] گاڑیبانوں نے ہڑتال مچادی ہے۔
[illegible] کانگریس کے سر [illegible] وردہ مسٹر [illegible] سودیشی تحریک دبا دیکھکے ہوئے [illegible] ناتھ بنرجی کے متعلق کلکتہ کے دیسی اخبارات لکھتے ہیں کہ وہ بھی لاجپت رائے اور اجیت سنگھ کی طرح جلاوطن کئے جائینگے [illegible] علاوہ بارسیل کے اشوتی کمار دت پر بھی شبہ کیا جاتا ہے۔

[illegible]

پنچ بہادر نے آجتک جو خدمت ملک و قوم کی ہے وہ ناظرین سے مخفی نہیں لیکن ہمیں اسپر کسی قسم کا فخر نہیں ہے۔ نہ ہم ناظرین سے اسکا کوئی صلہ چاہتے ہیں۔ ہم نے جو کچھ کیا اپنا فرض سمجھکر کیا۔ البتہ ہم ناظرین سے اتنا چاہتے ہیں کہ وہ پنچ بہادر کی اشاعت میں کوشش کریں [illegible] اوسکی بھی بے لاگی کی داد [illegible] کو تمام ہندوستان میں پہنچائیں۔ ناظرین کے نزدیک یہ کام کچھ مشکل نہیں ہے۔ ہر دوست سمجھنے [illegible] تجویز کی ہے کہ [illegible] دسمبر ۱۹۰۰ کا نمبر [illegible] پرچہ [illegible] ہزار شائع کیا جائے تاکہ لوگوں کو اسکی زیارت میسر آسکے۔ اور [illegible] دیکھیں کہ کس شان کا پرچہ ہے۔ پس ناظرین سے التماس ہے کہ ہر شخص کم از کم سو سو نام خریداروں کے لکھکر ارسال کریں اسکے معاوضہ میں ہم گلدستہ نمبر ان [illegible] بلا قیمت [illegible] جو کہ [illegible] ایک جلد پیش کرینگے۔ (منیجر)

بمبئی گزشتہ جمعہ کو ایک ہندو ۱۵ سالہ ڈاکٹر ... اتوار کو
دستشفا خانہ ... میں ... اکیگر پڑا اور مرگیا
بڑھا جے نامی ہندو گھانشی واڑی رنگ پر اپنے
مکان میں دودھ گرم کر رہا تھا۔ دودھ کا برتن یکایک
اسکے ہاتھ سے گر پڑا اور دونوں پیر سخت طور سے جل گئے
علاج کے لئے گوکلداس اسپتال بھیجا گیا۔

باجلاس مجسٹریٹ مسٹر ڈیکب منشی عبد الرزاق
نامی ایک قصاب گزشتہ ۳۰ اگست کو کیڑے
پڑے ہوئے گوشت کو فروخت کرنے کے جرم میں
پیش تھا۔ صاحب مجسٹریٹ نے ملزم کو ۲۵ روپے
جرمانہ کیا۔

خیراج تارائن نامی ایک ۵۰ سالہ ہندو پرنسس
ڈاک میں گزشتہ شنبہ کو لب سمندر پرستش کر رہا تھا
یکایک پیر پھسلا اور سمندر میں گر پڑا پولیسمین ...
نے یہ واقعہ دیکھ فوراً سمندر میں کودکر اسے بچالیا۔

ستائی بائی ایک ۵۵ سالہ ہندوانی کالکا شیخ
میمن سٹریٹ میں ایک وکٹوریہ کی زد میں آگئی۔
گھوڑے کا پیر پسلی پر پڑا۔ پسلی ٹوٹ گئی گوکلداس
اسپتال میں زیر علاج ہے۔

ڈاڈی ساسون سکول کے داروغہ نے پولیس کو رپورٹ
کی ہے کہ دو کمسن لڑکے بنام چھنی لال اور سلیمان عمر گزشتہ
دوشنبہ کو مدرسہ سے کود کر فرار ہو گئے ہیں۔

جمنو جی پیسی نامی جوان بوہرہ ۵۹ روپے
کی ایک گھڑی معہ زنجیر چرانے کے جرم میں مسٹر
سیتلواڈ مجسٹریٹ نے ۳ ماہ قید سخت کی سزا دی یہ
گھڑی ایک انگریز کی تھی۔

باجلاس چیف مجسٹریٹ مسٹر آستن عبد ابراہیم ایک
۱۰ سالہ مراہی لڑکا اپنے والد کے صندوق سے ...
کا نوٹ چراکر بھاگ گیا اور بیانیز گرفتار ہوکے جرم کا
پیش تھا۔ مقدمہ ملتوی رہا۔

اسلامی اسکندریہ میں پولیس کو پتہ لگا کہ کسی قہوہ
خانہ میں جوا بڑے زور شور سے ہوتا ہے پولیس نے
ٹوہ لگاتے لگاتے لگا ہی لیا۔ کانسٹبل صاحب
مع چند جوانوں کے موقع واردات پر پہنچے۔ مگر
جواریوں نے قیافہ سے بھانپ لیا قہوہ خانہ کے
مالک کو اشاروں ہی اشاروں میں خبر کر دی اسکے
اپنے سدھے ہوئے کتوں کو پولیس پر چھوڑ دیا جنہوں
نے پولیس والوں کے ٹٹو سے لیے۔ اور جواری
چلتے ہوئے۔ صاحب قہوہ خانہ گرفتار ہوئے۔

جس طرح اطالین موجد مارکونی نے بلا تار
ٹیلیگراف ایجاد کیا ہے۔ اسیطرح ڈاکٹر
دفارسٹ نے بلا تار ٹیلیفون ایجاد کیا ہے جسکے
ذریعہ سے پانچ کوس تک باہم مکالمہ ہو سکتا ہے
اسکے تجربے ہو رہے ہیں ہر جگہ کامیابی ہوئی

(الفواد)

قسطنطنیہ معارف ز مدرسہ قضاۃ کا امتحان
شروع کر دیا ہے۔ جس میں ۲۰ طالبعلم امتحان
میں بیٹھے ہیں۔ نتیجہ سے آئندہ اطلاع دیجائیگی

صوفیا میں سلطان عید جلوس کی خوشی
میں مسلمانوں نے مساجد و معابد میں چراغان
کا بڑا اہتمام کیا تھا۔ باہر کے لوگوں کو کوس دور کوس
سے شہر کی روشنی دکھائی دیتی تھی شیخ صوفیا نے
جامع مسجد میں بڑا ہی پر اثر وعظ کیا۔ اعلیحضرت
سلطان المعظم کی درازی عمر و ترقی دولت کی
دعا کی گئی۔

اکسیمین میں بہت زبردست آگ لگی۔ ۵۰
مکان دم کے دم میں جلکر خاک ہو گئے۔ آگ بجھانے
والوں کی بہت پھرتی کی۔ محلہ کا محلہ صاف ہو گیا

فرہشوطہ میں ایک عورت نے ایک مرد کو قتل
کر ڈالا۔ جس سے عوام میں سنسنی پھیلی ہے۔ اور
عورت کی بڑی تعریف کیجا رہی ہے اسلیے کہ ایک
نحیف و ضعیف عورت نے اپنے ناموس
تانے جوان کو محض اس بنا پر کہ ایک مدت سے
وہ اسپر عاشق تھا۔ مرد مذکور نے موقعہ پاکر نا
بالجبر مجبور کرکے اوسے چت کر دیا اور چاہتا تھا
کہ منہ کالا کرے کہ اوسنے کسی حربہ سے اوسکا
پیٹ چاک کر ڈالا۔ اور اس طرح عصمت کی
حفاظت کی۔

حسین محمد پاشا (جو مصر میں ایک
نامور اور مشہور ... ہیں) چلتی ہوئی ٹرام پر
سوار ہو رہے تھے کہ پاؤں پھسل گیا اور
گر پڑے۔ پیر کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ ہسپتال
میں زیر علاج ہیں۔ خدا شفا بخشے۔

اعلیحضرت سلطان المعظم نے مالک المدینہ
کی اہلیہ کو تمغہ عثمانی طبقہ ثانیہ عنایت فرمایا
انہوں نے حجاز ریلوے کی امداد میں مشارکت
... خاص اپنے مال میں ایک معقول رقم
سے کی تھی۔

[illegible] اسکندریہ ... مصر ... [illegible]
[illegible] سلطنت ... [illegible]

حکیم محمد عبد المجید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر نے مطبع ... بمبئی ... میں چھپوا کر اپنے دفتر اسی مقام سے شائع کیا